شرک ہے مثلاً دفع بلا اور مصائب کیلئے چھلا پہننا، Stones یعنی مختلف پتھروں کا استعمال یا کالے دھاگے بازو، کلائی وغیرہ میں پہننا۔

عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا، آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا یہ واہنہ (کمزوری) کا علاج ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ اتار دے کیونکہ یہ تجھے کمزوری کے سوا کچھ فائدہ نہ دے گا۔

ہمارا ایمان یہ ہونا چاہئے کہ جو طریقے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے بتائے ہیں اور جن چیزوں سے ہمیں پناہ حاصل کرنے، شفا حاصل کرنے کا حکم دیا ہم انہیں اختیار کریں، مگر وہ بھی چند شرائط کے ساتھ۔

☆ نیت یہ ہو کہ اصل شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

☆ وہ طریقہ اسلام کے بتائے ہوئے احکامات سے متصادم نہ ہو۔

☆ جن اشخاص کے پاس دم/تعویذ کیلئے جایا جائے وہ خود صاحب ایمان و باعمل ہو۔

☆ ان چیزوں کو کاروبار نہ بنایا جائے۔

2- جادو

''وہ چیز جس کی وجوہات واسباب انتہائی پوشیدہ ہوں اسے لغت عربی میں سحر کہتے ہیں۔ نیز جادو کو ''سحر'' اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس کا اثر آخری شب میں فجر کے قریب مخفی طور پر پایا جاتا ہے۔''

اس کی مندرجہ ذیل تعریفات ہیں:

☆ اللیث کہتے ہیں: ''سحر وہ عمل ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس سے مدد لی جاتی ہے۔

☆ الأزھری کہتے ہیں: ''سحر دراصل کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام ہے۔

☆ ابن منظور اس کی توجیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ساحر (جادوگر) جب باطل کو حق بنا کر پیش کرتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹ کر سامنے لاتا ہے تو گویا اسے دینی حقیقت سے پھیر دیتا ہے۔

☆ ابن عائشہ سے مروی ہے کہ ''عربوں نے جادو کا نام سحر اس لئے رکھا ہے کہ یہ تندرستی کو بیماری میں بدل دیتا ہے۔

☆ ابن فارس سحر کے متعلق کہتے ہیں: ''ایک قوم کا خیال یہ ہے کہ 'سحر' باطل کو حق کی شکل میں پیش کرنا ہے۔

☆ المعجم الوسیط میں 'سحر' کی تعریف یوں ہے: ''سحر'' وہ ہوتا ہے جس کی بنیاد لطیف اور انتہائی باریک ہو۔

☆ صاحب محیط المحیط کہتے ہیں: ''سحر یہ ہے کہ کسی چیز کو بہت خوبصورت بنا کر پیش کیا جائے تا کہ لوگ اس سے حیران ہو کر رہ جائیں۔

☆ امام ابن قیمؒ کہتے ہیں: ''جادو اَرواحِ خبیثہ کے اثر و نفوذ سے مرکب ہوتا ہے جس سے بشری طبائع متاثر ہو جاتی ہیں۔

☆ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الکافی'' میں فرماتے ہیں:

''السحر ان تعویذ گنڈوں اور دھاگوں کی گرھوں کو کہتے ہیں جو انسان کے بدن اور

خصوصاً دل پر اثر کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان بیمار ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات میاں بیوی میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔"

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء و زوجه .... (البقره ۱۰۲)

ترجمہ: وہ ان دونوں سے وہ چیز سیکھتے جس سے آدمی اور اسکی بیوی کے درمیان جدائی پڑ جائے۔

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جس نے گرہ دیتے وقت اس میں پھونک ماری اس نے جادو کیا۔"

اسی طرح قرآن پاک میں ہے "ومن شر النفثت فی العقد" (الفلق۔٤)

نفث اس پھونک کو کہتے ہیں جس میں آب دہن کی بھی آمیزش ہو۔ یہ خاص جادوگر کا عمل ہے جب کوئی جادوگر کسی پر جادو سے حملہ کرنا چاہتا ہے تو وہ ارواحِ خبیثہ اور شیاطین سے بھی مدد لیتا ہے اور دھاگے کو گرہ دیتے وقت اس میں پھونک مارتا ہے جس میں لعاب دہن ہوتا ہے۔

☆ جبت اور طاغوت:

الجبت میں جادو بھی شامل ہے جیسا کہ عمرؓ کا قول ہے:

"یومنون بالجبت و الطاغوت ان کا یہ حال ہے کہ وہ جبت اور طاغوت کو مانتے ہیں۔

قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه الجبت السحر و الطاغوت الشیطن"

عمرؓ نے فرمایا کہ الجبت جادو اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔

جابر ؒ کا قول ہے کہ طاغوت وہ کاہن ہیں جن پر شیطان اترتا تھا اور ہر قبیلے کا الگ الگ کاہن ہوتا تھا۔

شریعت اسلامیہ نے اسے باطل قرار دے دیا اور شیاطین جو آسمان سے باتیں سنا کرتے تھے انگاروں کی کثرت سے ان کو روک دیا گیا اور ان کی اڑان آسمان تک مشکل بنادی گئی۔

☆ جادو کفر ہے:

قتادہؒ فرماتے ہیں اہل کتاب کو اس کے کفر ہونے کا علم تھا اور ان سے عہد لیا گیا تھا کہ آخرت میں جادو کا کوئی حصہ نہیں۔''

حسن بصریؒ کا قول ہے'' جادوگر کا کوئی دین مذہب نہیں ہوتا۔''

معلوم ہوا کہ جادو حرام ہے اور سابقہ تمام مذاہب میں بھی اس کا یہی حکم تھا

کیونکہ ارشاد ربانی ہے: ولا یفلح الساحر حیث أتی (طه ـ ٦٩)

ترجمہ:'' جادوگر جو کچھ بھی جہاں سے مرضی لائے وہ کامیاب ہونے کا نہیں۔''

امام احمد بن حنبل کے نزدیک جادو سیکھنا اور سکھلانا دونوں کفر ہیں۔

مصنف عبدالرزاق میں ایک حدیث ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من تعلم شیئا من السحر قلیلا کان او کثیرا کان اخر عهده من الله

ترجمہ: جس نے تھوڑا یا زیادہ جادو سیکھا اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ختم ہوا۔

جادوگر کے کافر ہونے میں علماء وسلف صالحین کا اختلاف ہے۔ امام مالک، امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اس کے کفر کے قائل ہیں۔ البتہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

''ہم جادوگر سے پوچھیں گے کہ ہمیں اپنے جادو کے بارے میں آگاہ کرو۔ اگر جادوگر کا بیان کفر کی حد تک پہنچ گیا تو ہم اسے کافر قرار دیں گے۔ جیسے اہل بابل کا عقیدہ تھا کہ وہ اس جادو سے کواکب سبعہ تک رسائی حاصل کرتے تھے۔ اگر یہی عقیدہ رکھے تو ایسا جادوگر کافر ہوگا۔ اگر جادوگر کی باتیں کفر تک نہیں لے جاتیں تو ہم دیکھیں گے کہ آیا یہ شخص جادو کو مباح سمجھتا ہے یا نہیں۔ اگر مباح سمجھے تو پھر بھی اس پر کفر کا اطلاق ہوگا۔''

بخاری اور مسلم میں جادو کو سات ہلاک کر دینے والے کاموں میں شامل کیا گیا۔

عن أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ قال اجتنبوا السبع الموبقات قالوا يا رسول الله، وما هن؟ قال الشرك بالله، والسحر، وقتل النفس التي حرم الله إلا بالحق، وأكل الربا، و أكل مال اليتيم، والتولي يوم الزحف، وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات.

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سات مہلک امور سے بچو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وہ مہلک امور کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: 1- اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' 2- سحر یا جادو کرنا' 3- بلا جرم کسی کو قتل کرنا' 4- سود کھانا' 5- یتیم کا مال ہڑپ کر جانا' 6- میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا' 7- پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

☆ جادوگر کی سزا:

وعن جندب مرفوعاً: حدّ الساحر ضربة بالسيف. (صحیح۔ترمذی)

ترجمہ: ''حضرت جندب سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جادوگر کی سزا یہ

ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔"

صحیح بخاری میں روایت ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عمال کو یہ خط لکھا کہ ہر جادوگر کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت، قتل کر دو۔ بجالہؒ کہتے ہیں کہ سیّدنا عمرؓ کا پیغام سن کر ہم نے تین جادوگروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یہاں سیّدنا عمرؓ کے فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جادوگر کو توبہ کا موقع دیئے بغیر قتل کر دیا جائے۔ امام احمد اور امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے کیونکہ جادوگر کی توبہ سے جادو کا علم زائل نہیں ہوسکتا۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جادوگر کی توبہ قبول کر لینی چاہئے کیونکہ جادو شرک سے زیادہ گھناؤنا نہیں۔ اگر شرک معاف ہوسکتا ہے تو جادو کیوں نہیں؟ کیونکہ فرعون کے جادوگروں کی توبہ قبول ہوگئی تھی۔

☆ جادو کا علاج:

جادو سے بچنے کیلئے شرعی اذکار و دعائیں وغیرہ پڑھی جائیں۔

☆ پڑھنے کا طریقہ:

(i) ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی

(ii) سوتے وقت آیت الکرسی

(iii) ہر فرض نماز کے بعد، خاص طور پر فجر اور مغرب کی نماز کے بعد سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس

(iv) رات کو سوتے وقت سورۃ البقرہ آیات ۲۸۶۔۲۸۵)

(v) مسنون دعائیں

(a) أعوذ بكلمات الله التآمات من شرما خلق

(b) بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شئی فی الارض ولا فی
السماء وهو المسیع العلیم

(c) اللّٰهم رب الناس اذهب البأس واشف أنت الشافي ٗلا شفاء الا
شفا ؤک شفاءَ لایغادر سقما.

(d) بسم اللّٰه أرقیک من کل شئی یؤذیک من شر کل نفس
أوعین حاسد الله یشفیک بسم الله ارقیک

☆ جادو کی اقسام:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"إن العيافة، والطرق، والطيرة، من الجبت." (مسند احمد)

ترجمہ: بے شک پرندوں کا اڑانا، زمین پر خطوط کا کھینچنا، کسی کو دیکھ کر فال بدل لینا، جادو میں سے
ہے۔

ان کی تفاصیل درج ذیل ہیں:

(1) **العیافة:** پرندے کو اڑا کر، اس کے نام سے یا اس کی آواز سے یا اس کے اڑنے کی سمت سے فال لینے کو عیافہ کہتے ہیں۔

(2) **الطرق:** زمین پر خطوط کھینچ کر فال لینا۔ نیز عورتوں کا کنکریاں پھینک کر فال نکالنا بھی الطرق کہلاتا ہے۔ آج کل یہ علم "رمل" کہلاتا ہے۔

(3) **الطیرة:** پرندے یا جانور وغیرہ سے فال نکالنا

صحیح مسلم میں ہے کہ "مَنْ اَتٰی عَرَّافاً فَسَأَ لَهٗ عَنْ شَئیٍ فَصَدَّقَهٗ

بِمَا يَقُولُ 'لَمْ تَقبل له صَلَاةُ اَرْبِعينَ يَوماً .

ترجمہ: نبی اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھا اور اسکی تصدیق کی تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔

نجومی' رمال' جفار' فال کھولنے والے' کشف والے یہ سب عرّاف ہیں۔

آپ ؐ کا ارشاد گرامی ہے: مَنْ أتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْل فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنزِلَ عَلٰی محمد ﷺ (ابوداؤد)

ترجمہ: جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس کوئی سوال پوچھنے گیا اور اس کی تصدیق کی تو اس نے جو کچھ محمد ﷺ پر اترا اس کا انکار کیا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''جو شخص خود فال نکالے یا اس کے لئے نکالی جائے خود نجومی یا کاہن ہے' یا کوئی دوسرا اس کے لئے کرے کوئی خود جادوگر ہو یا اس کیلئے کوئی دوسرا جادو کرے وہ ہم میں سے نہیں۔'' (طبرانی)

قَالَ رسول اللّٰه مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ النُّجُوْمِ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِحْرِ زَادَ مَا زَادَ (ابوداؤد)

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے علم نجوم کا کچھ حصہ حاصل کیا تو اس نے اتنا جادو سیکھ لیا' اور جس قدر زیادہ سیکھے گا اتنا ہی گناہ میں اضافہ ہوگا۔

نیز صحابہ کرام کی رائے میں اس میں مسروقہ سامان کی نشاندہی کرنے والا بھی عراف یا کاہن ہے آنے والی خبروں کے بارے میں بتانے والا بھی اس زمرے میں آتا ہے جو کسی کے دل کی بات بتائے وہ بھی کاہن ہے کیونکہ غیب کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان یا مقرب فرشتے کو غیب معلوم

کرنے کا اختیار نہیں دیا۔ جو شخص بھی اس کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وعنده مفاتح الغيب لايعلمها الاهو (الانعام ۵۹)

عالم الغيب فلايظهر على غيبه احدا الامن ارتضىٰ من رسول (الجن ۲۶، ۲۷)

بخاری کی رویت ہے نبیؐ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔''

سورۃ الاعراف میں فرمایا:

لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير وما سنى السوء ان انا الانذير وبشير لقوم يومنون (الاعراف ۱۸۸)

چنانچہ مندرجہ بالا آیات احادیث کی روشنی میں جو شخص عرّاف یا کاہن یا نجومی یا غیب دانی کے دعوے کرنے والوں کے پاس جاتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

اس طرح اسلام نے مختلف چیزوں' جانوروں' پرندوں سے شگون لینے کی حقیقت بھی واضح کی ہے۔ مشرکین عرب کی عادت تھی کہ کسی کام کو شروع کرنے سے قبل پرندوں اور حیوانات کے اڑنے اور گزر جانے سے فال لیتے تھے لیکن نبی اکرمؐ نے اس سے منع فرمایا' اسے باطل قرار دیا اور واضح کیا کہ یہ حرکت نہ حصول نفع کے لئے فائدہ مند ہے اور نہ نقصان دور کرنے کیلئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاذا جاء تهم الحسنة قالو لنا هذه وان تصبهم سيئة يطيروا بموسى ومن

معه الا انما طئرهم عندالله ولکن اکثرهم لایعلمون (الاعراف ۱۳۱)

’’حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی بیماری متعدی نہیں نہ فال بد کوئی چیز ہے‘ نہ الو کا بولنا کوئی اثر رکھتا ہے اور نہ ہی صفر (مہینہ) کچھ ہے۔‘‘

عن ابن مسعودؓ مرفوعاً الطیرۃ شرک الطیرۃ شرک (ابوداؤد)

عکرمہؒ کہتے ہیں کہ ہم ابن عباس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے اوپر سے ایک پرندہ چیختا ہوا گزر گیا۔ ایک آدمی کہنے لگا خیر ’خیر (بھلائی ہے‘ بھلائی ہے) ابن عباس نے کہا دیکھو لاخیر و لاشر (نہ خیر ہے اور نہ شر) (قرۃ عیون الموحدین صفحہ ۳۸۳)

چنانچہ قرآن و حدیث کے واضح دلائل کی روشنی میں کسی قسم کا شگون لینا‘ کسی انسان کو منحوس قرار دینا عقیدہ توحید کے منافی عمل ہے‘ ایک مسلمان کا عقیدہ ہونا چاہیئے کہ ہر قسم کی بھلائی و خیر و برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہی اپنی رحمت و کرم سے مصائب و مشکلات کو دور فرماتا ہے جو شخص کسی مصیبت و مشکل میں گرفتار ہو تو اسے اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے‘ نہ کہ دوسرے کو مورد الزام ٹھہرایا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ما اصابک من حسنة فمن اللّٰه وما اصابک من سیئة فمن نفسک

(النساء ۷۹)

درخت، پتھر یا قبر وغیرہ سے برکت حاصل کرنا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أفرَأيتم اللّٰت و العزى ومنوة الثالثة الأخرى (النجم: ۲۰-۱۹)

ترجمہ: اب ذرا بتاؤ تم نے کبھی اس لات اور عزیٰ اور تیسری ایک اور دیوی منات کی حقیقت پر غور کیا ہے۔

لات: لات کے بارے میں علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

لات ایک سفید پتھر تھا۔ جس پر خوب نقش و نگار کیا گیا تھا۔ اس کو ایک مکان میں سجا بنا کر رکھا گیا تھا۔ اور اس مکان کے اردگرد ایک بہت بڑی اور مضبوط چار دیواری بنائی گئی تھی۔ جس کو خوبصورت پردوں سے سجایا گیا تھا۔ اس کے باقاعدہ پجاری اور پروہت تھے۔ یہ اہل ثقیف کا بت تھا۔ تمام عرب اس پر فخر کیا کرتے تھے۔ دراصل لات نیک شخص تھا۔ حجاج کرام کو ستو پلایا کرتا جب فوت ہو گیا تو لوگوں نے اس کی قبر کو اپنے مقاصد کے لئے اختیار کر لیا اور آہستہ آہستہ اس کا بت بنا کر پوجا شروع کر دی۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے گرانے کے لئے بھیجا انہوں نے پہلے تو اس کو مسمار کیا اور پھر آگ لگا کر جلا دیا۔ جس طرح بنو ثقیف نے پتھر اور قبر دونوں کی الوھیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی عبادت شروع کر دی تھی۔ اسی طرح آج کل لوگ قبروں پر بڑے بڑے کتبے اور اونچی قبریں بنا لیتے ہیں اور وہاں عبادت شروع کر دیتے ہیں۔

العزیٰ: العزیٰ کے بارے میں علامہ ابن جریر یوں لکھتے ہیں:

عزیٰ ایک درخت تھا جس کو چار دیواری میں گھیر لیا گیا تھا۔ اس کو بہت خوبصورت پردوں سے مزین کیا گیا تھا۔ یہ درخت مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ایک وادی النخلہ میں تھا۔ قریش مکہ اس درخت کی بے انتہا عزت و توقیر کرتے۔

امام نسائی اور ابن مردویہ، ابی الطفیلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ نے جب مکہ مکرمہ فتح کرلیا تو سیدنا خالدؓ بن ولید کو وادی نخلہ کی طرف بھیجا کہ جا کر عزیٰ کو کاٹ دیں۔ خالدؓ جب وادی نخلہ پہنچے، دیکھا تو وہاں تین درخت تھے تینوں کو انہوں نے کاٹ دیا اور مکان کو بالکل مسمار کرکے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دوبارہ جاؤ تم نے کوئی کام نہیں کیا۔ سیدنا خالدؓ دوبارہ وہاں پہنچے تو عزیٰ کے پجاریوں نے انہیں دیکھتے ہی پہاڑ کی پناہ لی اور یا عزیٰ یا عزیٰ کے نعرے بلند کرنے لگے۔

سیدنا خالدؓ اس مقام کے قریب گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت بالکل برہنہ حالت میں ہے۔ اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور مٹی اٹھا اٹھا کر اپنے سر پہ ڈال رہی ہے۔ سیدنا خالدؓ نے تلوار کے وار سے اس کا کام تمام کردیا۔

رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہی عورت عزیٰ تھی۔ یہی صورت حال یا اس سے بھی بڑھ کر آج کل اولیاء کی قبروں اور مزاروں پر دکھائی دیتی ہے۔ قبروں مزاروں پر رنگ برنگی پٹیاں، کپڑے، چادریں، چراغاں عجیب وغریب کرامات کی نسب یاور بجائے عبرت کی جگہ ہونے کے اسے زیارت گاہ میں تبدیل کرنے کا عمل، یہ سب سرگرمیاں بظاہر خوبصورت مگر شرک کا باب کھول کر اس میں داخل کرنے والی ہیں۔

مناۃ:

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان قدید نامی علاقہ میں ایک جگہ مشلل ہے۔ یہاں مناۃ دیوی کا بت نصب تھا۔ خزاعۃ، اوس وخزرج تینوں قبیلوں کا یہ

مشترک بت تھا۔ یہ تینوں قبیلے اس کی بے حد تعظیم وتوقیر کرتے حتیٰ کہ حج کے لئے احرام بھی یہیں سے باندھا کرتے۔ یہاں مشرکین آ کر بطور تبرک جانور ذبح کرتے اور خون گراتے اور بہاتے تھے۔ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کو اس کے گرانے کیلئے بھیجا چنانچہ انہوں نے اسے منہدم کر دیا۔

عَنْ أَبِیْ وَاقِد اللَّیْثِی قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ ﷺ إِلَی حُنَیْنٍ ' وَ نَحْنُ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِکُفْر وَ لِلْمُشْرِکِیْنَ سِدْرَةٌ یَعْکُفُوْنَ عِنْدَهَا' وَیَنُوْطُوْنَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ، یَقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ. فَمَرَ رْنَا بِسِدْرَةٍ، فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ کَمَا لَهُمْ ذَاتَ أَنْوَاطِ. فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ اَکْبَرُ. إِنَّهَا السُّنَنُ قُلْتُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ کَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِیلِ لِمُوْسیٰ اِجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ إِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ. (ترمزی)

ترجمہ: ابو واقد اللیثی بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام حنین کی طرف جارہے تھے۔ ہمارا زمانہ کفر ابھی نیا نیا گزرا تھا۔ راستے میں ایک جگہ بیری کا درخت آیا جس کو ذات انواط کہا جاتا تھا۔ مشرکین اس درخت کے پاس بیٹھنا باعث برکت خیال کرتے تھے اور اپنے ہتھیار بھی اس پر لٹکاتے تھے۔

ابو واقدؓ فرماتے ہیں کہ چلتے چلتے ہم ایک بیری کے درخت کے پاس سے گزرے تو ہم نے آپؐ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! جیسے ان مشرکین کے لئے ذات انواط ہے، ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیجئے۔ رسول ﷺ نے یہ سن کر اللہ اکبر کہا اور فرمایا: بخدا تم بالکل وہی بات کہہ رہے ہو جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے کہی تھی کہ ہمارے لئے

کوئی ایسا معبود بنا دیں جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں تو موسیٰؑ نے فرمایا: تم بڑی نادانی کی باتیں کرتے ہو۔ پھر فرمایا: تم بھی اگلی امتوں کے طریق کار پر چلو گے۔

لات ومناۃ کے پجاری ان کی عزت وتوقیر کرتے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ان کے پاس آ کر جانوروں کو ذبح کرنا باعث برکت ہے۔ انکے پاس آ کر دعائیں مانگتے اور ان سے امداد چاہتے تھے۔ اپنی حوائج کی تکمیل کیلئے ان پر اعتماد اور بھروسہ کرتے تھے۔ ان سے برکت اور سفارش کی امید رکھتے تھے۔ کیا صالحین کی قبروں پر جا کر تبرک حاصل کرنا جس طرح کہ لات ومنات کے پجاری کرتے تھے۔ درختوں اور پتھروں سے برکت حاصل کرنا جیسے عزیٰ اور مناۃ کے پرستاروں کا شیوہ تھا، یکساں نوعیت کا شرک نہیں؟ جو شخص اس دور میں صلحاء کی قبروں سے اسی طرح کی توقعات رکھتا ہے یا کسی درخت اور پتھر کی توقیر کرتا ہے۔ ان سے مدد کا طالب ہوتا ہے وہ بھی گویا مشرکین عرب کا سا فعل کرتا ہے۔ چنانچہ شجر وحجر یا کسی قبر سے تبرک حاصل کرنے کی نسبت سے دل کو انکی طرف جھکانا شرک فی العبادات کے زمرے میں آ جاتا ہے۔ جس سے اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے۔

4- قبر پرستی:

جب اسلام میں بدعات کا رواج ہوا تو مسلمانوں نے یہود ونصاریٰ کی نقل میں قبروں کو پختہ کیا۔ ان پر عمارات بنائیں اور ان کی پرستش شروع کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے سختی سے منع کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لعن اللّٰہ الیهود و النصاری اتخذوا قبور أنبيآئهم وصالحيهم مساجد** (بخاری ومسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو